مکتوب ڈاکٹر نذیر احمد، علی گڑھ

۴/۶۴۵، سر سیّد نگر، علی گڑھ

۴/ ستمبر ۱۹۹۸ء

مُحبِّ گرامی! سلام مسنون، تحقیق کا نیا شمارہ ملا۔ دل باغ باغ ہو گیا، سُبحان اللہ، کیا عمدہ شمارہ نکالا۔ اس کی جامعیت و نفاست کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، آپ نے شروع میں جب اپنے ارادے کا ذکر کیا تھا تو مجھے اس کی کامیابی کا زیادہ یقین نہ تھا، اور سچ بات تو یہ ہے کہ موضوع کا صحیح تصوّر بھی ذہن میں نہیں آتا تھا، اور جب رسالہ چھپ کر سامنے آگیا تو اندازہ ہوا کہ آپ نے جس موضوع کا خاکہ ذہن میں بنایا تھا وہ کتنا وسیع اور جامع تھا، آپ نے جس محنت اور لگن سے مضامین جمع کیے وہ اپنی جگہ لایقِ صد ستایش ہے۔ پھر ان کی ترتیب، ان پر بہاں شہاں تنقیدی و تحقیقی اشارے محض آپ کا حق ہے، یہ کام جتنا مشکل تھا، اس کا اندازہ اب لگایا جاسکتا ہے۔ میرے علم کے مطابق برِّصغیر کا کوئی مُحقِّق و نقّاد اِس کام کو اس خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا۔ شکریے کے ساتھ آپ کی صحّت کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

آپ نے لکھا کہ میرے مضامین پر تنقیدی یادداشت لکھوانے کے خواہش مند ہیں۔ اس کام کے لیے مجھے کوئی نظر نہیں آتا، آپ ہی اس کو کرلیں۔ مختصر طور پر ہی سہی، کوئی دوسرا کام بگاڑ کر رکھ دے گا۔

اِن شاء اللہ تحقیق کے آیندہ شماروں کے لیے کچھ نہ کچھ بھیجتا رہوں گا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے نام کے خطوط کا مجموعہ نکلا، ایک نسخہ میرے پاس بھی آیا ہے۔ بہت اچھا ہوا کہ وہ سارے خطوط اکٹھا شایع ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے سمجھنے میں ان سے کتنی مدد ملے گی۔ خدا ان کو سلامت رکھے اور ان کی خدمات کا سلسلہ جاری رہے۔

پروفیسر مختار الدین احمد صاحب تو مجلّے کی وصولیابی کی رسید بھیج چکے ہیں، یہ چند سطریں میں نے بھی لکھ دی ہیں۔ خدا کے فضل سے اچھا ہوں۔ البتہ کمر کا درد باقی ہے۔ دعا فرمائیں۔ "اعجازِ خسروی" کے کام میں الجھا پڑا ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ اس سے جلد فرصت ملے۔

نیاز مند

نذیر احمد